دیہات میں امامت جمعہ کرنے والوں کے لئے مفید کتاب

# دیہاتی جمعہ

## علماء احناف کی نظر میں

ازقلم


سگ مدینہ خادم اہل بیت طالب دعا آپ کا اپنا

**محمد اطہر نوری جلالپوری**

atharnoori.blogspot.com

# برائے ایصال ثواب

محمد فاروق انصاری مرحوم، زبیر احمد انصاری مرحوم

اَلۡحَمۡدُلِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ.

اَمَّا بَعۡدُ. فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم. بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم.

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤااِذَانُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡااِلٰی ذِکۡرِاللّٰهِ

وَذَرُواالۡبَیۡعَ. ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌلَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ. (سورہ، جمعہ، آیت ۹)

ترجمہ کنزالایمان۔ اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ واور خرید وفروخت چھوڑ دو، یہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

جمعہ کو درود شریف پڑھنے کی فضیلت۔ نبیوں کے سلطان، محبوب رحمٰن ﷺ کا فرمان برکت نشان ہے۔ جس نے مجھ پر روز جمعہ دوسو بار درود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

میرے مسلمان بھائیو۔ ہم لوگ کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ہمیں جمعة المبارك کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقدرے جمعہ شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزاردیتے ہیں۔ حالانکہ جمعہ یوم عید ہے، جمعہ سب دنوں کا سردار ہے، جمعہ کے روز جہنم کی آگ نہیں سُلگائی جاتی، جمعہ کی رات دوزخ کے دروازے نہیں کھلتے، جمعہ کو بروز قیامت دلہن کی طرح اُٹھایا جائیگا، جمعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رتبہ پاتا ہے اور عذاب قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

**ستر گنا ثواب۔** حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ کے فرمان کے مطابق جمعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستر حج کے برابر ہے۔ جمعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستر گنا ہے۔ جمعہ کے روز گناہ کا عذاب بھی ستر گناہ ہے۔

جمعہ کے فضائل کے تو کیا کہنے اللہ تعالی نے جمعہ کے متعلق ایک پوری سورت سُوْرۃُ الْجُمُعَہ نازل فرمائی ہے جو کہ قرآن کریم کے ۲۸ ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔

اللہ تعالی سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. (سورہ، جمعہ، آیت ۹)

**ترجمہ کنز الایمان۔** اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

**آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا جمعہ کب ادا فرمایا۔** صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ حضور علیہ السلام جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ۱۲/ربیع الاول ۶۲۲ء بروز دوشنبہ کو چاشت کے وقت مقام قُباء میں اِقامت فرمائی۔ دوشنبہ، منگل، بدھ، جمعرات یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا۔ بنی سالم بن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جمعہ ادا فرمایا اور خطبہ فرمایا۔ (خزائن العرفان)

**جمعہ کے معنی۔** مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

چونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وجود میں اکٹھی ہوئی کہ تکمیل خلق اسی دن ہوئی، نیز حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی اسی دن جمع ہوئی نیز اس دن میں لوگ جمع ہو کر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ان وجوہ سے اسے جمعہ کہتے ہیں۔اسلام سے پہلے اہل عرب اسے عَرُوبہ کہتے تھے۔(مراۃ المناجیح)

**پہلی صدی میں جمعہ کا جذبہ۔** حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

پہلی صدی میں سَحری کے وقت اور فجر کے بعد راستے لوگوں سے بھرے ہوئے دیکھے جاتے تھے۔وہ چراغ لئے ہوئے نماز جمعہ کیلئے جامع مسجد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو،حتی کہ یہ نماز جمعہ کیلئے جلدی جانے کا سلسلہ ختم ہوگیا۔پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بدعت ظاہر ہوئی وہ جامع مسجد کی طرف جانا چھوڑنا ہے۔افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حیا نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صبح سویرے جاتے ہیں،نیز طلبگاران دنیا خرید وفروخت اور حُصُول نفع دنیوی کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے۔(احیاء العلوم)

جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے اس کو جامع مسجد بولتے ہیں۔

جمعہ فرض ہے اور اس کا فرض ہونا ظہر سے زیادہ مئوکدہ ہے اس کا منکر کافر ہے۔(درمختار)

حدیث پاک۔حدیث شریف میں ہے کہ جس نے تین جمعے برابر چھوڑ دئے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھیک دیا۔وہ منافق ہے اور اللہ سے بے تعلق ہے۔(ابن خُزیمہ،بہار شریعت)

جمعہ فرض ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں۔(۱)شہر میں مقیم ہونا۔لہذا مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔(۲) آزاد ہونا۔لہذا غلام پر جمعہ فرض نہیں۔(۳) تندرستی یعنی ایسے مریض پر جمعہ فرض نہیں جو جامع مسجد تک نہیں جا سکتا۔(۴) مرد ہونا یعنی عورت پر جمعہ فرض نہیں۔(۵) عاقل ہونا یعنی پاگل پر جمعہ فرض نہیں۔(۶) بالغ ہونا یعنی بچے پر جمعہ فرض نہیں۔(۷) انکھیارا ہونا۔لہذا اندھے پر جمعہ فرض نہیں۔(۸) چلنے کی قدرت رکھنے والا،یعنی اپاہج پر جمعہ فرض نہیں۔(۹) قید میں نہ ہونا۔لہذا جیل خانہ کے قیدیوں پر جمعہ فرض نہیں۔(۱۰) حاکم یا ظالم کا خوف نہ ہونا۔(۱۱) بارش یا آندھی کا اس قدر زیادہ نہ ہونا جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔(درمختار وردالمختار)

مسئلہ۔جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں مثلاً مسافر اور اندھے وغیرہ اگر یہ لوگ جمعہ پڑھیں تو ان کی نماز صحیح ہوگی۔یعنی ظہر کی نماز ان لوگوں کے ذمّہ سے ساقط ہو جائے گی۔

آج دیکھا جائے تو ایک چیز بہت تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے ہر گلی ہر شہر یہاں تک کہ دیہات میں بھی لوگ جمعہ قائم کرنے لگے ہیں۔ صاحب بہار شریعت لکھتے ہیں کہ شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے، خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجد میں ہو یا زیادہ۔ مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے، کہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے اور جامع جماعات ہے، اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ۔ جمعہ جائز ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں۔ یعنی ان سے ایک بھی نہیں پائی گئی تو جمعہ ادا ہوگا ہی نہیں۔

پہلی شرط۔ جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط، شہر یا شہری ضروریات سے تعلق رکھنے والی جگہ ہونا ہے۔

شہر۔ شریعت میں شہر سے مراد وہ آبادی ہے کہ جس میں متعدد سڑکیں، گلیاں اور بازار ہوں۔ اور وہ ضلع یا تحصیل کا شہر یا قصبہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں۔ اور اگر ضلع یا تحصیل نہ ہو تو ضلع یا تحصیل جیسی بستی ہو۔ جمعہ جائز ہونے کے لئے ایسی بستی کا ہونا شرط ہے۔ لہذا چھوٹے چھوٹے گاؤں میں جمعہ نہیں پڑھنا چاہیئے، بلکہ ان لوگوں کو روزانہ کی طرح ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنی چاہیئے۔ لیکن جن گاؤں میں پہلے سے جمعہ قائم ہے، جمعہ کو بند نہیں کرنا چاہیئے، کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے، لیکن ان لوگوں کو چار رکعت ظہر کی نماز پڑھنی ضروری ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، سامان آخرت)

حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ۔

گاؤں میں جمعہ کی نماز درست نہیں، لیکن عوام اگر پڑھتے ہوں تو انہیں منع نہ کیا جائے کہ وہ جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے۔

ایسا ہی فتویٰ رضویہ میں ہے۔ گاؤں میں اگر جمعہ کے نام پر نماز پڑھی گئی تو اس سے ظہر کی نماز ساقط نہیں ہوگی لہذا گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز پڑھنا فرض ہے۔ اور جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ اس کے لئے تکبیر بھی کہی جائے گی۔

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔ گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان واقامت کے ساتھ پڑھیں۔ (بہار شریعت)

گاؤں میں بنام جمعہ دو رکعت پڑھنے کے لئے چاہے فرض کی نیت کریں یا نفل کی بہر حال وہ نماز نفل ہی ہوگی۔

چار رکعت سنت ظہر اور فرض نماز ظہر با جماعت کے درمیان دو رکعت بنام جمعہ کے سبب وقفہ سے شرعاً کوئی خرابی نہیں۔

گاؤں میں اگر چہ جمعہ نہیں ہے صرف ظہر فرض ہے لیکن جس گاؤں میں جمعہ قائم ہے اسے بند نہیں کیا جائے گا عام طور پر لوگ جو پنج وقتی نماز نہیں پڑھتے وہ جمعہ کے نام سے آٹھ دن پر مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں اور اللہ و رسول کا نام لے لیتے ہیں۔ پورے یوپی میں ہمیشہ ساڑھے بارہ بجے ظہر کا وقت

یقیناً ہوجاتا ہے۔لہذا اس گاؤں میں بنام جمعہ جو اذان ہوتی ہے،اسی اذان سے ظہر کی نماز پڑھی جائے گی۔اس کے لئے ظہر کی الگ سے اذان کی ضرورت نہیں۔(فتاویٰ فقیہ ملت)

**مذہب۔** علماء حنفیہ کے نزدیک دیہات میں جمعہ کی نماز جائز نہیں۔یہی مذہب امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔(سنن البیہقی)اور یہی مذہب حذیفہ،عطا،حسن،ابراہیم نخعی،مجاہد ین سیرین سفیان ثوری،سحنون رضی اللہ تعالی عنہم کا ہے۔(فتاوی فقیہ ملت)

ایسا ہی فتاوی امجدیہ،ہدایہ اولین،بحرائق میں ہے۔دیہات میں جمعہ صحیح نہیں ہے۔

ظہر کی نماز باجماعت پڑھنے پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔مگر دیہات میں جہاں جمعہ کی نماز عوام پڑھتے ہیں اور منع کرنے سے باز نہ آئیں گے،فتنہ برپا کریں گے تو ان کو اتنا ہی کہنا ہوگا کہ بھائیو! ظہر کی چار رکعت بھی پڑھو کہ تم پر ظہر ہی فرض ہے جمعہ پڑھنے سے تمہارے ذمہ سے ساقط نہ ہوگی۔فرض ظہر بھی جماعت سے ہی پڑھنے کو کہا جائے کہ بے عذر ترک جماعت گناہ ہے۔

(فتاویٰ مصطفویہ،فتاویٰ فقیہ ملت)

**مسئلہ۔** دیہات میں جو دو رکعت بنام جمعہ پڑھی جاتی ہے وہ نفل ہے۔لہذا جمعہ اور ظہر اگر ایک ہی امام پڑھائے تو وہ جمع بین الصلاتین نہیں ہے۔(فتاوی فقیہ ملت)

صورت حال ایک اور جمعہ قائم ہونے کی۔ ہاں ایک روایت نادرہ امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ سے آئی ہے کہ جب آبادی میں اتنے مسلمان مرد عاقل بالغ ایسے تندرست جن پر جمعہ فرض ہو سکے آباد ہوں کہ اگر وہاں کی بڑی سی بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سما سکیں یہاں تک کہ انہیں جمعہ کے لئے مسجد جامع بنانی پڑے وہ صحت جمعہ کے لئے شہر سمجھی جائے گی۔ امام اکمل الدین بابرتی عنایہ شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں لہذا اس روایت نادرہ کی بنا پر مذکورہ جگہ میں جمعہ ہوسکتا ہے اگر چہ اصل مذہب کے خلاف ہے مگر اسے بھی ایک جماعت متاخرین نے اختیار فرمایا ہے۔ ایسا ہی فتاوی رضویہ میں ہے۔ فتاوی مرکز تربیت افتا

**مسئلہ۔** جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کے لئے نہ ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہو تو وہاں جمعہ جائز نہیں، اگر چہ اذان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔ مگر اکثر آئمہ کہتے ہیں کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ فرض ہے، بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بلا تکلیف واپس باہر جا سکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ لہذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انھیں چاہیئے کہ شہر میں آکر جمعہ پڑھ جائیں۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ۔** گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے، اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو تو زوال سے پہلے یا بعد تو فرض نہیں۔ مگر پڑھے تو مستحق ثواب ہے۔ بہار شریعت

**مسئلہ**۔ مسجد محلّہ میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے (بہارشریعت) لہذا جب محلّہ کی مسجد کا امام بہتر و جامع شرائط امامت ہے اور کوئی وجہ مانع امامت نہیں تو اس پر محلّہ کی مسجد ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

**دوسری شرط**۔ دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ اسلام یا اُس کا نائب جمعہ قائم کرے۔ اور اگر وہاں اسلامی سلطنت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم دین اُس شہر کا جمعہ قائم کرے۔ کہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ قائم نہیں ہوسکتا۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو وہاں کے عام مسلمان جس کو امام بنائیں وہ جمعہ قائم کرے۔ ہر شخص کو یہ حق نہیں کہ جب چاہے اور جہاں چاہے جمعہ قائم کرے۔ (سامان آخرت)

**مسئلہ**۔ امام جمعہ کی بلا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہو گیا تو ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (بہارشریعت)

**تیسری شرط**۔ ظہر کا وقت ہونا ہے۔ لہذا وقت سے پہلے یا بعد میں جمعہ کی نماز پڑھی گئی، تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی۔ اور اگر جمعہ کی نماز پڑھتے پڑھتے عصر کا وقت شروع ہو گیا تو جمعہ باطل ہو گیا۔

**چوتھی شرط**۔ یہ ہے کہ نماز جمعہ سے پہلے خطبہ ہو جائے۔ خطبہ عربی زبان میں ہونا چاہیئے۔ عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا، یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا یہ خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ (سامان آخرت)

مسئلہ۔ خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ۔ خطبہ سننے کی حالت میں دو زانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ (بہار شریعت)

بزرگان دین کا فرمان۔ بزرگان دین فرماتے ہیں۔ دو زانو بیٹھ کر خطبہ سنے! پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو پر ہاتھ رکھے تو انشاءاللہ دو رکعت کا ثواب ملے گا۔ (مراۃ المناجیح)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ خطبے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سُن کر دل میں درود پڑھیں کہ زبان سے سُکوت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ۔ خطبے میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سبحٰن اللہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے (درمختار)

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بحالت خطبہ چلنا حرام ہے۔ یہاں تک علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شروع ہو گیا تو مسجد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہو گا اور حال خطبہ میں کوئی عمل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

پانچویں شرط۔ جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط جماعت ہے جس کے لئے امام کے سوا کم سے کم تین عاقل بالغ مردوں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر امام اور دو ہی مقتدی ہوں تو جمعہ کی نماز نہیں ہو سکتی۔

چھٹی شرط۔ اِذن عام ہونا ضروری ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد یا مکان کا دروازہ کھول دیا جائے ،تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے اور نماز پڑھے ،کسی قسم کی روک ٹوک نہ ہو ۔لہذا بند مکان میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔اور اگر مکان میں جمعہ پڑھیں تو مکان کا دروازہ کھلا رکھیں اور ہر مسلمان کو مکان میں آنے اور نماز پڑھنے کی اجازت ہو،اور کوئی روک ٹوک نہ ہو۔

مندرجہ بالا شرطیں جہاں پائی جائے وہاں جمعہ قائم کیا جائے ورنہ نہیں۔اور جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہے اس کو بند نہ کیا جائے ،جس حال میں بھی لوگ اللہ ورسول کا نام لیں غنیمت ہے،ایسے مقام پر دو رکعت بنام جمعہ ادا کرنے کے بعد فوراً اِقامت کے ساتھ فرض ظہر جماعت سے ادا کریں۔

مدنی التجا۔ جو امام دیہات میں امامت کرتے ہیں ان سے میری مدنی التجا ہے کہ اذان کے وقت مسجد پہونچ جائیں اور مسلمانوں کے سامنے کتاب سے دس پندرہ منٹ ضرور دینی تعلیم دیں۔تا کہ نماز روزہ درست ہو جائے۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود